غزل

جناب سعادت نظیر

لہو بہا کے غریبوں کا مسکرائیں، حضور
کہیں نہ کردے بھسم آپ ہی کو برقِ غرور

نہ کچھ وفا کا صلہ ہے، نہ محنتوں کا عوض
مزہ تب آئے گا، مختار ہوں گے جب مجبور

اٹھو، کہ صبح کے تارے یہ دے رہے ہیں نوید
قریب نورِ سحر ہے، ہُوا اندھیرا دُور

ہماری سعیِ مسلسل ہمیں مبارک ہو
ہمارے سامنے جھکنے لگا سرِ مغرور

عمل سے قول کی، دل سے زبان کی تصدیق
صداقتوں کا ہماری اٹل ہے یہ دستور

بشر نگاہِ بشر میں نہ ہو گا خوار و ذلیل
ہمارے دور کی آمد سے ہوں گے سب مسرور

نظیر، مژدۂ فردا نے دل سنبھال لئے
وہ پو پھٹی، وہ شبِ مرگ ہو گئی کافور